فاقض ما آنت قاض انما تقضی هذه الحیٰوة الدنیا انا امنا بربنا لیغفر لنا خطٰینا وما اکرهتنا علیه من السحر واللہ خیر وابقی ﴾(طٰہٰ: ۷۱۔۷۳) فرعون'' کہنے لگا! کہ کیا میری اجازت کے بغیر ہی تم اس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا بزرگ ہے' جس نے تم سب کو جادو سکھلایا ہے۔ (سن لو) میں تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کٹوا کر تم سب کو کھجور کے تنوں میں سولی پر لٹکوادوں گا اور تمہیں پوری طرح معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کی مار زیادہ سخت اور دیرپا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: ناممکن ہے کہ ہم تجھے ان دلیلوں پر ترجیح دیں جو ہمارے سامنے آ چکیں اور اس اللہ پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ اب تو جو کچھ کرنے والا ہے کر گزر۔ تو جو کچھ بھی حکم چلا سکتا ہے، وہ اسی دنیاوی زندگی میں ہے۔ ہم (اس امید سے) اپنے پروردگار پر ایمان لائے ہیں کہ وہ ہماری خطائیں معاف فرما دے اور (خصوصاً) جادوگری (کا گناہ) جس پر تم نے ہمیں مجبور کیا ہے۔ اللہ ہی بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔''

اللہ اللہ! یہ لوگ کچھ وقت پہلے جادوگر اور اللہ کے باغی تھے' کفر میں لتھڑے ہوئے تھے حتیٰ کہ رسول پاک ﷺ سے مقابلہ کرنے کی خاطر ظالم بادشاہ سے سودا طے کر رہے تھے۔ لیکن حق جیسے ہی سامنے آیا وہ ایمان لے آئے، کوئی دنیاوی مصلحت آڑے نہیں آنے دی۔ اللہ کی عظمت کے لیے اپنی جان بھی انتہائی دردناک طریقے سے قربان کرنے کے لیے فرعون سے ٹکرا گئے۔ یہ بلند حوصلہ نبی اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے اور اللہ پاک کو وحدہ لاشریک ماننے سے ملا۔

بکھرے موتیاں

آسیہ صدیقی

- لوگو تم کہیں بھی ہو موت تم کو آ کر رہے گی۔ (القرآن)
- غنیمت جانو فرصت وفراغت کو مشغولیت سے پہلے۔ (الحدیث)
- فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے۔ (القرآن)
- جو لوگوں کا شکر گزار نہ ہوگا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ہو سکتا۔ (الحدیث)
- تم بہترین امت ہو تمہارا کام نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنا ہے۔ (القرآن)
- صدقہ جاریہ کا ثواب موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ (الحدیث)
- کھاؤ پیو مگر حد اعتدال سے نہ بڑھو۔ (القرآن)
- آپس میں شرعی محبت بڑھانے کا طریقہ سلام کو رائج کرنا ہے۔ (الحدیث)
- حق میں باطل ملاوٹ نہ کرو اور جانتے بوجھتے حق کو مت چھپاؤ۔ (القرآن)

علم وآگہی، قسط: 3

تعلیم انسان کا زیور

گلزار حسین مظاہری

تعلیم کی اہمیت مفکرین کی نظر میں:

مختلف مسلم اور غیر مسلم مفکرین نے تعلیم کا مقصد مختلف انداز میں بیان کیا ہے:

1 - افلاطون (427-347ق م) فرد کی شخصیت کے جملہ پہلوؤں کو ترقی دینے کو تعلیم کا بنیادی مقصد سمجھتے ہیں۔

2 - ارسطو (384-322ق م) کے پیش نظر تعلیم کا مقصد ''سچی مسرت حاصل کرنا، عقل وفکر کی نشوونما اور اعلیٰ کردار کی تشکیل ہے۔'' (ڈاکٹر مشتاق احمد ''علم التعلیم'' BA AIOUI)

3 - تعلیم کے حوالے سے حضرت علی ؓ نے فرمایا ''جس نے مجھے ایک حرف پڑھایا وہ میرا آقا قرار پایا۔''

4 - ابن خلدونؒ کہتے ہیں ''تعلیم اشیاء وحقائق کی معرفت حاصل کرنے، طالب علم میں علمی رسوخ پیدا کرنے اور دنیا وآخرت میں زندگی گزارنے کے لائق بنانے کا نام ہے۔''

5 - امام غزالیؒ کے نزدیک ''اسلامی خطوط پر سیرت وکردار کی تشکیل، رضائے الٰہی کا حصول، عقل کی نشوونما اور آخرت کی تیاری تعلیم کا بنیادی مقصد ہے۔''

6 - مشہور امریکی ماہر تعلیم جان ڈیوی نے شکاگو یونیورسٹی میں 1894 میں یونیورسٹی لیبارٹری سکول قائم کی۔ ڈیوی کا عظیم کارنامہ یہ ہے کہ اس نے عمل اور تجربہ کو نظری علوم پر ترجیح دی۔ ڈیوی تعلیم کے نصب العین کے حوالے سے لکھتا ہے: تعلیم کا مقصد صرف بالیدگی (Growth) ہے۔'' ان کے نزدیک تعلیم اور بالیدگی ہم معنی ہیں۔ مدرسے کا کام بالیدگی کے مواقع بہم پہنچانا ہے۔ یوں مقصد خود بخود پورا ہوتا جائے گا۔

7 - جان لاک انگلستان کا مشہور مفکر اور ماہر تعلیم تھا۔ اس کے نزدیک ''تعلیم کا بنیادی مقصد قومی خوشحالی ہے۔''

8 - روسو جنیوا میں پیدا ہوئے۔ ان کے نزدیک ''تعلیم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ فرد کی فطری نیکی کو برقرار رکھ کر ایسے معاشرے کی تشکیل کی جائے جو فرد کی فطری نیکیوں سے ہم آہنگ ہو۔ روسو ہر بچے میں مساوات، اخوت، سادگی اور آزادی جیسی صفات دیکھنے کا آرزومند ہے۔

9- سرسید احمد خان کے خیال میں ''انسان کی تعلیم متوازن، اخلاقی، مفید اور تربیت سے بھرپور ہونا چاہیے۔''

10 - علامہ اقبالؒ کے نزدیک ''تعلیم وہ تیزاب ہے جس میں انسان کی خودی کو تحلیل کر دیا جاتا ہے۔اس طرح کہ اس کے سامنے ہمالیہ پہاڑ برابر سونا بھی مٹی کے ڈھیر کی حیثیت رکھتا ہے۔''

تعلیم کے تیزاب میں ڈال اس کی خودی کو — ہو جائے ملائم تو جدھر چاہے اسے پھیر
تأثیر میں اکسیر سے بڑھ کر ہے یہ تیزاب — سونے کا ہمالہ ہو تو مٹی کا ہے اک ڈھیر☆

11- ہندوستان کے نامور عالم دین سید ابوالحسن علی ندویؒ نے 1978 میں کراچی یونیورسٹی میں ایک تقریر کی جس میں اسلامی تعلیمات کی بدولت آنے والے انقلاب کے حوالے سے یوں گویا ہوئے: ''اسلامی تعلیمات نے بڑی انقلاب انگیز اور لافانی حقیقت بیان کی ہے کہ علم کی کوئی انتہا نہیں ﴿علم الانسان مالم یعلم﴾ سائنس کیا ہے؟ ﴿علم الانسان مالم

☆ یہ اشعار ضرب کلیم کی نظم ''نصیحت'' کے ہیں جس میں ایک انگریز اپنے بیٹے کو اقوام کو محکوم بنانے کا گر سکھاتے ہوئے کہتا ہے کہ ان کی خودداری اور غیرت ملی کو اپنے افکار کے ذریعے نرم کرو، تعلیم میں اپنے نظریات کا پرچار کرو۔ (جیسے آج تک کیا جا رہا ہے) یہ ماقبل شعر سے واضح ہے:

سینے میں رہے راز ملوکانہ تو بہتر — کرتے نہیں محکوم کو تیغوں سے کبھی زیر

لہٰذا اقبالؒ کے ''نظریہ تعلیم'' کے طور پر ان اشعار کا لانا بے محل لگتا ہے۔ان کی بجائے اشعار ذیل زیادہ مناسب ہیں:

جدید عصری علوم کے حق میں: جوہر میں ہو لا الٰہ تو کیا خوف — تعلیم ہو گو فرنگیانہ
کھلے ہیں سب کے لیے غریبوں کے میخانے — علوم تازہ کی سرمستیاں گناہ نہیں
علم میں دولت بھی ہے، قدرت بھی ہے، لذت بھی ہے — ایک مشکل ہے کہ ہاتھ آتا نہیں اپنا سراغ

تعلیم برائے شکم پری کی مذمت: وہ علم نہیں زہر ہے احرار کے حق میں — جس علم کا حاصل ہو جہاں میں دو کفِ جو (بشکریہ: حافظ زاہد سعید)

❁ مضمون نگار کا پیش کردہ شعر اسی تعلیم کی بالکل صحیح تعبیر کرتا ہے' جسے مذکورہ نظم کے مطابق انگریزوں نے برصغیر کی محکوم اقوام پر مسلط کیا۔اور انہی کے مسلط کردہ نصاب کے ثمرات میں سے ہم ''سب سے پہلے پاکستان'' کے تلخ نتائج بھگت رہے ہیں اسی تیزاب کا فرانہ میں گھل کر آج ''سونے کے ہمالہ'' سے بڑھ کر قیمتی ''ایٹمی ٹیکنالوجی'' کو ''مٹی کا اک ڈھیر'' تصور کر کے اس کے کارکنوں کی تذلیل کی جارہی ہے۔

ہمارے دشمنوں نے اپنے ہیرو کو صدارت دی — تمہارے حکم سے ہم نے انہیں بے حد ذالت دی

اب اسی ''تیزاب'' کو مزید دو آتشہ کرنے کے لیے وزیر تعلیم جاوید اشرف قاضی ''روشن خیال'' نصاب بنانے آیا ہے۔لہٰذا رائج الوقت سرکاری نصاب تعلیم کی روشنی میں اسی کو اقبال کا نظریہ تعلیم قرار دینا درست ہے۔جبکہ عزیزم حافظ صاحب اصلی تعلیم سے متعلق علامہ مرحوم کا کلام پیش کرنے کی تگ و دو کر رہے ہیں۔ (عبدالوھاب خان)

یعلم ﴿﴾ ٹیکنالوجی کیا ہے؟ ﴿علم الانسان مالم یعلم ﴾ انسان چاند پر جا رہا ہے۔ کیوں؟ ﴿علم الانسان مالم یعلم ﴾ یہ جو خلا کو ہم نے طے کیا ہے اور ہم نے دنیا کی وسعتیں سمیٹ لی ہیں اور دنیا کی طنابیں کھینچ لی ہیں اور بقول اقبال سورج کی شعاعوں کو گرفتار کر کے ستاروں کے درمیان اپنی رہگزر پیدا کر لی ہے۔ یہ سب کیا ہے؟ ﴿علم الانسان مالم یعلم ﴾"

دور جدید میں تعلیم کی اہمیت:

موجودہ ترقی یافتہ دور میں علم کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے، اس وقت بالخصوص امت مسلمہ کو' جو کہ نازک ترین مرحلے سے گزر رہی ہے، جدید علوم سے استفادہ کرنے اور اپنی عظمت رفتہ کی بحالی کے لیے تعلیم کو جدید خطوط پر استوار کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ وقت ہم سے تقاضا کر رہا ہے کہ ہم سائنس و ٹیکنالوجی کا علم حاصل کریں، انہیں فروغ دیں۔ مسلمانوں کے مابین عصری علوم کے فروغ کے لیے مناسب تعاون (COOPERATION) کی ضرورت ہے۔ ہمیں جدید سائنسی لیبارٹریز اور تحقیقاتی آلات (Research Instruments) حاصل کرنے چاہئیں۔ ہمیں تعلیم یافتہ افرادی قوت کی ضرورت ہے تاکہ تعلیم کے ہر شعبے میں ہم ترقی کو ممکن بنا سکیں۔ ان حالات میں ہمیں ملائیشیا کے سابق قائد مہاتیر محمد جیسے عظیم رہنما کی ضرورت ہے جنہوں نے "کاہلوں اور سست لوگوں کی سرزمین" کہلانے والے ملک کو دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں لا کھڑا کیا۔ ملائیشیا میں 1981 میں صرف دو یونیورسٹیاں تھیں، اب جدید سہولیات سے آراستہ 18 یونیورسٹیاں موجود ہیں۔ دو عشرے پہلے شرح خواندگی صرف 17% تھی اب ناقابل یقین حد تک بڑھ کر 97% ہوگئی ہے۔ اس وقت صرف 2000 ہزار ڈاکٹر اور 88 ہسپتال تھے۔ اب 15 ہزار ڈاکٹر اور 380 ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ صرف تیل یا دوسرے قدرتی ذرائع کسی ملک کو امیر اور ترقی یافتہ نہیں بناتے۔ بلکہ تعلیم یافتہ، ہنرمند افرادی قوت ہی ملک کو خوشحالی کی راہ پر گامزن کر سکتی ہے۔ جس کی واضح مثال جاپان ہے جہاں 120 یونیورسٹیاں صرف ٹوکیو شہر میں ہیں۔

آج ہم دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں مثلاً روس، امریکہ، چین، فرانس اور برطانیہ وغیرہ پر نظر ڈالیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ وہاں زیادہ تر لوگ تعلیم یافتہ ہیں۔ یہ ممالک ناخواندگی کے خاتمے میں کافی حد تک کامیاب رہے ہیں۔ ان ممالک میں جدید سائنسی اور تحقیقاتی مراکز اور یونیورسٹیاں قائم ہیں۔ ان کی حکومتیں ایسی پالیسیاں ترتیب دیتی اور ان پر عمل پیرا ہوتی ہیں جو وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوں۔

علمی دنیا میں مسلسل تحقیق اور دریافت کا عمل جاری ہے۔ علوم و فنون کے لامتناہی شعبے کھل چکے ہیں۔ میڈیکل سائنس، انجینیرنگ، انفارمیشن ٹیکنالوجی، خلائی ٹیکنالوجی اور دوسرے سارے عمرانی علوم جدید سے جدید تر انداز میں ڈھلتے جا رہے ہیں۔

آج مسلمانوں کو اپنی زندگی میں نئی روح پھونکنے کی اور اپنے تابناک ماضی سے سبق سیکھنے کی ضرورت ہے۔ ایک نیا یقین، نیا جذبہ، نیا ولولۂ عمل، نئی جرأت، نئی لذت پرواز جن سے اونگھتے، ڈگمگاتے اور غفلت میں پڑے ہوئے نام نہاد مذہب